امریکہ، اسرائیل اور بھارت کے عزائم

مولانا فضل خالق

''پاکستان 2010 میں ہر لحاظ سے ایک ناکام ریاست بن جائے گا مخصوص جنگی تیاری اور خصوصاً ایٹم بم کے حامل ہونے کی وجہ سے وہ خطے کے ممالک کے لئے سیکورٹی رسک بن جائے گا۔ اور اس کے اندر مختلف علاقائی ولسانی متعصب تنظیمیں لسانی بنیادوں پر پاکستان کی تقسیم کا سبب بن جائیں گی۔ پھر 2012 میں پاکستان مذہبی جنونیوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا۔ مذہبی اور جہادی تنظیمیں پاکستان میں اقتدار کا باگ ڈور سنبھال لیں گی۔ اور پاکستانی ایٹم بم اس خطے کے لئے خطرہ بن جائے گا۔ کیونکہ وہ انتہا پسند قوتوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا۔ ایسے حالات میں امریکہ بھارت کو ساتھ ملا کر پاکستان پر حملہ کرے گا اور پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کو نشانہ بنا کرنا کارہ کر دے گا۔ اور ایسا کرنا خطے کے انسانوں کی زندگیاں بچانے کے لئے ان کی مجبوری ہوگی۔ یوں 2012 سے پاکستان کی تباہی کا آغاز ہوگا اور 2020 میں پاکستان کا نام ونشان ختم ہو جائے گا۔ اور وہ صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا اور ایک بار پھر پاکستان گریٹ انڈیا (Confidration) کا حصہ بن جائے گا۔ یوں خطے میں انڈیا عظیم تر قوتوں کا مالک ہو کر پوری دنیا کی قیادت کا حامل ملک بن جائے گا۔''

یہ ہیں وہ ہرزہ سرائیاں جو کہ 2025ء کی رپورٹ کے نام پر چند متعصب عیسائی، یہودی اور ہندو مفکرین نے مرتب کی ہیں جن میں چند کے نام یہ ہیں۔ میجر تھامس، راجر مینم، سٹورڈ گولڈ، جارج، ایسے کچس اور موزو۔

یہ رپورٹ درحقیقت خطے میں پاکستان کے وجود کے خلاف امریکہ، اسرائیل اور بھارت کے بھیانک اور مکروہ عزائم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس رپورٹ کو بغور پڑھنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ عالمِ کفر اسلام کے خلاف اور

پاکستان کے وجود کو ختم کرنے کے لئے متحد ہوتے ہوئے تقریباً تیار ہو چکا ہے۔اور مختلف حیلے بہانوں سے پاکستانی سرحدات کے قریب اپنی فوجی وافرادی قوت میں مسلسل اضافہ کر رہا ہے۔جبکہ پاکستان کی فضائی سرحدی حدود کی خلاف ورزی تو معمول کا حصہ بن چکی ہے۔اب ہرنا کردہ گناہ کا الزام لگا کر پاکستان کے خلاف عالمی رائے عامہ کو ہموار کیا جارہا ہے۔ پاک بھارت کشیدگی میں بمبئی حملوں کے بعد اضافہ اس وقت ہوا جب بلا ثبوت ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پاکستان پر اس کی ذمہ داری عائد کر دی گئی۔

عالمی اور خاص طور پر انڈیا کی بے لگام اور بے حیا میڈیا تمام تر صحافتی اُصولوں کو پامال کرتے ہوئے ہرزہ سرائیوں میں تا حال مصروف ہے، عالمی رائے عامہ ہموار کرنے کے لئے تمام عالم میں مقرر انڈین سفراء کی ذہن سازی کی گئی تا کہ عالمی رائے عامہ ہموار کرنے کے بعد پاکستان پر حملہ کر کے اسے کھڈے لائن لگایا جائے۔لیکن اُن کا یہ منصوبہ انتہائی حد تک مضحکہ خیز ثابت ہوا۔خاص کر انٹر پول، سکاٹ لینڈ یارڈ، اور خود بعض معتبر بھارتی خبر رساں ایجنسیوں کی تحقیق پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اس حملے کا ماسٹر مائینڈ انڈین ہے۔

کاش ہندو مفکرین یہ سمجھتے کہ اس پورے خطے کے ساتھ انگریز یہود، دشمنی پرانی ہے۔اس خطے کی ہر قسم کی ترقی کے وہ خلاف اور اس کے دشمن ہیں۔کاش وہ سمجھتے کہ اسرائیل و امریکہ اور عالم کی قوتیں جس طرح پاکستان کی دشمن ہیں اسی طرح وہ بھارت کی بھی دشمن ہیں۔ان کی نظر مذہب پر نہیں بلکہ اس خطے کی مادی ترقی پر ہے۔اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر یہودی اور عیسائی قوتیں چین کی ترقی کی کیوں مخالف ہیں؟ اور آپ جانتے ہیں کہ وہ کسی صورت اس خطے کو مادی طور پر ترقی کرتا ہوا دیکھ نہیں سکتیں۔ہم ہندو مفکرین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس پہلو پر سوچیں اور خاص کر ہندوستان کی پچھلی دو سو سالہ فلسفہ تاریخ کو پڑھیں تو وہ یہ بات ماننے پر مجبور ہو جائیں گے کہ نہ صرف پاکستان اور بنگلہ دیش بلکہ بھارت و چین کسی کی بھی مادی ترقی کو یورپ، امریکہ و یہود انتہائی بری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔اور انہیں قطعاً یہ برداشت نہ ہوگا کہ آنے والے زمانے کی قیادت بجائے امریکہ و یورپ کے ایشیا کو ملے۔اگر ہماری یہ بات غلط ہے تو ہم تمام ایشین مفکرین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہماری اس فکری اور نظری غلطی کو با قاعدہ تاریخ کی روشنی میں دلائل لا کر مسترد کر دیں۔ہم یقین سے کہتے ہیں کہ وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔کیونکہ ہماری دو سو سالہ تاریخ اس کی گواہ ہے۔

جہاں تک پاکستان کے بارے میں مرتب شدہ اس رپورٹ کا تعلق ہے جس میں پاکستان کی تباہی کی (خاکم بدہن) ہرزہ سرائی کی گئی ہے۔تو اس کے بارے میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ اُردو میں ایک کہاوت ہے۔''بلی کو خواب

میں چھچھڑے ہی نظر آتے ہیں۔'' بھارت کی سب سے بڑی خواہش پاکستان کی تباہی ہے۔دوسروں کے بارے میں ایسی خواہش رکھنے والوں کی اپنی حالت دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔''غیروں کی تجھے کیا پڑی اپنی نبیڑ تو'' پاکستان کے بارے میں کہا جارہا ہے کہ وہ 2010 میں ناکام ریاست بن جائے گا۔اگر انصاف سے دیکھا جائے تو بھارت اس وقت بھی دنیا کی ناکام ترین جمہوریت اور ناکام ترین ریاست ہے۔

بھارتی میڈیا کی اپنی رپورٹ کے مطابق انڈیا میں تین سوملین سے زائد افراد خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔عالمی بینک کی رپورٹ کے مطابق 450 ملین افراد کی یومیہ آمدنی 1.50 ڈالر ہے۔ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ میں بھارت کے 623 ملین افراد جو کہ کل آبادی کا 55% بتایا گیا ہے کہ وہ 1.25 ڈالر یومیہ کماتے ہیں اور 200 ملین سے زائد افراد فٹ پاتھ پر سوتے ہیں۔ارجن سنگیتا رپورٹ کے مطابق 740 ملین افراد روزانہ 20 روپے سے بھی کم کماتے ہیں۔یہ ہے اس ملک کی مالی حالت جو دوسروں کو کہہ رہا ہے کہ تم ہماری ترقی سے خوفزدہ ہو،ہم میں اگر عقل ودانش ہے تو ایسی ترقی جس میں عوام کی یہ حالت ہو اس سے ہمیں خوفزدہ ہی ہونا چاہئے۔

2025ء کی رپورٹ پر خوش ہوتے ہوئے تمام بھارتی چینلز اور خاص کر انڈیا ٹی وی کے مطابق ''پاکستان سیکورٹی رسک بن کرناکام ترین ریاست ہوکر اس کا ایٹم بم مذہبی جنونیوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا۔اور پھر انسانیت کو بچانے کے لئے امریکہ کے ساتھ مل کر بھارت کا پاکستان پر حملہ ناگزیر ہوگا۔''

جس ملک میں 35 سے زائد علیحدگی پسند مستقل تحریکیں اور نامی گرامی ہندو انتہا پسند تنظیمیں نا صرف موجود ہوں بلکہ پروان چڑھتے ہوئے ملک کی پالیسیوں تک میں بلاخوف وخطر بلا روک وٹوک دخل انداز ہورہی ہوں تو کیا وہ ملک خود سیکورٹی رسک نہیں بن جاتا،اور کیا یہ ممکن نہیں کہ انڈین ایٹم بم ہندو جنونی تنظیموں کے ہاتھ میں چلا جائے اور کسی حد تک چلا بھی گیا ہے۔ایسی صورت میں کیا کبھی کسی پاکستانی کے منہ سے سنا ہے کہ پاکستان چین کے ساتھ مل کر بھارت پر انسانیت کو بچانے کے لئے حملہ کرے گا۔

دوسروں کی تباہی میں اپنی خوشحالی اور دوسروں کی بربادی میں اپنی آبادی کا نظریہ درحقیقت یہودیوں کے پیچھے چلنے کا شاخسانہ ہے۔

پاکستانی حکومت سے گذارش ہے کہ ان رپورٹ کنندہ گان کے خلاف عالمی عدالت وانصاف میں رجوع کریں کہ انہیں ایسی رپورٹ شائع کرنے کی جرأت کیسے ہوئی۔کیا ہم بالکل مرگئے ہیں؟ کیا ہم بالکل ختم ہوچکے ہیں؟ کیا

ہم میں کوئی حمیت دینی وقومی موجود نہیں ہے؟

ایسے ہی اگر رپورٹیں پیش کرنے کا شوق ہے اور سننے کو جی چاہتا ہے تو ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ آپ کی پیش کردہ یہ رپورٹ نہ جانے کن چور اُچکوں نے ترتیب دی ہے خدا جانے کہ وہ علم وعمل کی وادی سے گزرے بھی ہیں یا نہیں۔ آیئے آپ کو ہندوستان کی عظیم علمی وعملی شخصیت عالمِ اسلام کے عظیم مفکر بیک وقت شریعت وتکوین کے مجدد حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی ایک پیشن گوئی بتاتے ہیں۔ کہ" (پ) اور (چ) کے تعاون اور راورا کھ سے ملک (ب) پر حملہ ہوگا اور مسلمان ایک خوبصورت وادی حاصل کریں گے۔ اور اس کے بعد یلغار کرتے ہوئے مسلمان ابھی دہلی ہی فتح کر پائیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگیا ہوگا" ملاحظہ فرمایئے اس پیشن گوئی میں پ سے مراد پاکستان چ سے مراد چین اور ب سے مراد بھارت ہیں اور یہ اس شخصیت کی پیشن گوئی ہے جو آج سے 250 سال پہلے کہہ گئے ہیں اس وقت بھارت و پاکستان کے ناموں کا وجود بھی نہیں تھا۔ اللہ نے چاہا تو ہمیں مٹانے والے خود مٹ جائیں گے۔ کیونکہ مٹنا ظلم کے مقدر میں لکھا ہے۔

پاکستانی حکومت سے گذارش ہے کہ ان حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے (کہ ہم جتنا بھی کفر کے لئے کر گذریں وہ ہم پر اعتماد نہیں کرے گا) اور بقول امریکن صدر ریگن کے" امریکہ کا دشمن تو بچ سکتا ہے لیکن امریکہ کا دوست نہیں بچ سکتا"، ہمیں چاہئے کہ ہم ٹھنڈے دل سے صحیح سوچ وفکر اور خوب گہرے فکر وتدبر کے بعد اپنی خارجہ پالیسی کو از سرِ نو پرکھتے ہوئے اس نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں غیروں کے اتحاد سے نکل کر اپنے ملک اور اپنے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے صرف اور صرف ایمانی وروحانی، مالی ومادی، ترقی پر اپنی نظر مرکوز کردیں۔

کیا ہماری ترقی امریکہ کے بغیر ناممکن ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر چین نے کب امریکہ کی غلامی کی ہے کہ وہ آج ترقی یافتہ ممالک کی صف میں ہے۔ کیا ہم ایک زندہ قوم کی طرح خود اپنے پاؤں پر اپنی محنت سے کھڑے ہونے کی کوشش نہیں کر سکتے؟ اگر ایسا ہو سکتا ہے۔ تو آئیں عہد کریں کہ ہم اس مملکت خداداد پاکستان کی حفاظت اور اس کی ترقی کی راہ میں حائل ہر رکاوٹ کو اتحاد وحکمت کی قوت سے دور کرتے ہوئے عالم اسلام کے اس قلعے کی آبیاری کے لئے اپنا تن من دھن لگا کر تمام طاغوتی قوتوں کو پیغام دے دیں کہ پاکستان کل بھی مضبوط تھا، پاکستان آج بھی مضبوط ہے اور پاکستان آئندہ بھی مضبوط رہے گا۔ انشاء اللہ! پاکستان پائندہ باد

☆☆☆